



سوال

(399) معجل اور موبجل کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک نکاح کے موقع پر اسی ہزار روپیہ حق مہر معجل اور تین لاکھ موبجل طے ہوا، اس معجل اور موبجل کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟ نکاح فارم پر بھی موبجل اور غیر موبجل لکھا ہوتا ہے، اس کے متعلق وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ حق مہر جو موقع پر ادا کر دیا جائے اسے معجل یا غیر موبجل کہتے ہیں اور جسے آئندہ کسی وقت ادا کرنا ہو اسے غیر معجل یا موبجل کہا جاتا ہے، حق مہر کے متعلق ہمارا معاشرہ بہت افراط و تفریط کا شکار ہے، حالانکہ اس کے متعلق قرآن و حدیث کے واضح احکام موجود ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَئِكَ نَدْعُو تَحْتِ الْوَدَّاءِ فَان طَبَن لَكُم عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُوهُ بِمِا مَرِيءٍ [1]

”عورتوں کو ان کے حق مہر بخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے تمہارے لیے کچھ چھوڑ دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔“

اس آیت کریمہ میں حق مہر کی ادائیگی کے متعلق تاکید کی گئی ہے کہ ان کے حق مہر برضا و رغبت پورے کے پورے ادا کر دیے جائیں، ہاں اگر وہ از خود بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی سے پورا حق مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں تو وہ خاوند کے لیے حلال و طیب رزق ہے لیکن ان کا حق مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کرانے میں ہیرا پھیری سے ہرگز کام نہ لیا جائے، ہمارے رجحان کے مطابق نکاح فارم پر معجل اور موبجل کی اصطلاح حق مہر پر شب خون مارنے کا ایک چور دروازہ ہے کیونکہ شادی پر دیگر اخراجات کی مد میں لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے مگر جب حق مہر کی باری آتی ہے تو شرعی حق مہر کا سہارا لے کر سو اٹیس روپے یا اس سے کم و بیش باندھا جاتا ہے یا تھوڑی سی رقم موقع پر ادا کر دی جاتی ہے اور جھوٹی عزت کو بحال رکھنے کے لیے لاکھوں حق مہر موبجل کر دیا جاتا ہے، پھر مختلف حیلوں بہانوں سے اسے معاف کر لیا جاتا ہے، حالانکہ شریعت میں اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں ہے، حق مہر کو لڑکی پر دباؤ ڈال کر معاف کرانا غلط اور گناہ کی بات ہے۔ اگر وہ از خود کسی قسم کے دباؤ کے بغیر معاف کر دے تو اور بات ہے، یہ بات دیکھنے کے لیے کہ وہ خوشی سے معاف کر رہی ہے، یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ طے شدہ حق مہر اس کے حوالے کر دیا جائے پھر وہ اگر اپنی خوشی سے واپس کر دے تو اسے استعمال میں لایا جاسکتا ہے، بہر حال حق مہر بیوی کا خاوند کے ذمے ایک فرض ہے جسے بہر صورت ادا کرنا چاہیے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَا اسْتَعْتَمْتُمْ بِهِ مِشْن فَاُولَئِكَ اُولَئِكَ اُولَئِكَ فَرِيضَةٌ ا [2]



”جن عورتوں سے تم (شرعی نکاح کے بعد) فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا حق مہر ادا کرو۔“

شادی کے موقع پر جہاں دیگر اخراجات پورے کیے جاتے ہیں وہاں حیثیت کے مطابق حق مہر باندھ کر اسے فوراً ادا کر دیا جائے، معجل اور غیر موجب کی اصطلاح سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی جائے اور نہ ہی بیوی پر دباؤ ڈال کر اسے معاف کرایا جائے۔ (واللہ اعلم)

[1] النساء: ۴۔

[2] النساء: ۲۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 343

محدث فتویٰ